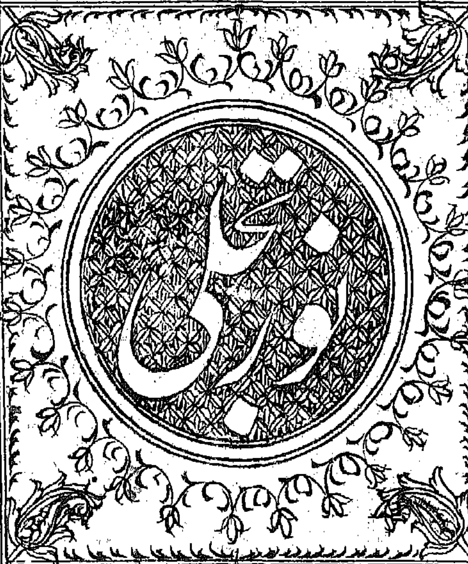
اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

مشتاقانِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ کہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری میں مثنوی مسمّی



تصنیف شاعر عدیم النظیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی مینائی

مطبع تاج المطابع ریاست رامپور میں چھپی

آغا علی پرنسپل بمبئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری عز اسمہٗ

ستایش کے قابل تو وہ ذات ہے
مگر منہ سے چھوٹا بڑی بات ہے

کرے حمد خالق کی مخلوق کیا
کہ بندہ ہے مصنوع صانع خدا

گمان سے بری وہم سے ہے وہ دور
پھر ادراک کا قصد بھی ہے قصور

بشر کیا ملک کی بھی ہے عقل دنگ
قلم تک سر لوح ہے سر بسنگ

بشر اور قصد ثنا سے خدا
خطا ہے خطا ہے خطا ہی خطا

درآیا ہے ذرے میں صحرا کہیں
سمایا ہے قطرے میں دریا کہیں

عبث ہے جو اسکا کرے حوصلا
سمٹ کر چمن آئے غنچے میں کیا

کتان کا قمر پہ چلے خاک زور
نہ مہتاب تک اوڑ کے پہونچے چکور

جب اس راستے مین گذر نہین
سوا عجز کے کوئی چارا نہین

مناسب ہے اقرار ہو عجز کا
ثنا سے ترا عجز ہی ہے ثنا

مین عاجز ہون عاجز بھی تو بیکار
اسی دام مین ہوگا عنقا شکار

مناسب نہین دست و پا مارنا
یہان جیت ہمت کا ہے ہارنا

نعت جناب رسالت مآب صلعم

ارادہ ہے اب نعت احمد لکھون
پس حمد مدح محمد لکھون

وہ احمد کہ سر دفتر انبیا
وہ احمد کہ ہے سرور انبیا

وہ احمد کہ ہے باعث خلق کل
وہ احمد کہ عالم چمن ہے وہ گل

وہ احمد کہ لولاک اوسکی ہی شان
وہ احمد کہ عالم ہے قالب وہ جان

وہ احمد کہ یہ چرخ فیروزہ فام
ہی اک سبزہ رنگ اوسکی گھر کا غلام

وہ احمد کہ شمس و قمر روز و شب
اوسیکی ہوا مین ہین گرم طلب

وہ دریای قدرت مین در یتیم
وہ گلزار وحدت مین خوشبو نسیم

کنیزی ہی یہ اوسکی ہے حورون کو ناز
غلامی سی غلمان کو ہی امتیاز

زمانی کا عیسی خدا کا حبیب
دو عالم ہی بیمار وہ ہی طبیب

وہ مختار درگاہ رب جہان
وہ ہی حامی و شافع عاصیان

درود اوسپر اور آل و اصحاب پہ
سلام اوسپر اور اوسکی احباب پہ

سبب تالیف کتاب

سنو وجہ تالیف اس نظم کی ۔ موجب ہی تصنیف اس نظم کی
کہ اک روز صحبت عزیزونکی تھی ۔ بہم بزم صاحب تمیزون کی تھی
کہا مجھسے سب نے کہ اے نیکخو ۔ کری نور نامی کو موزون جو تو
تو مشتاقون پر ہو یہ منت عظیم ۔ کہ ہی نور نامہ جو موزون قدیم
زبان اوسکی اگلی ہی بندش ہی سست ۔ کہی گا جو تو شعر ہونگے وہ چست
محمد سلیم الزمان اک عزیز ۔ کہ ہین سب سے بڑہکر وہ صاحب تمیز
فزون اونکا اصرار سب سی ہوا ۔ مجھی اونکی خاطر ہے سب سی سوا
کیا مین نے اقرار لیکن ضعیف ۔ کہ ہون کاہشون سی نہایت نحیف
بہرکیف اک نور نامہ لیا ۔ نظر اوسکی شعرون پہ کی جابجا
یہی دیکھکر اوسکو آیا خیال ۔ کہ موزون احادیث سے ہو یہ حال
کہان پر حدیثون مین بسط کلام ۔ کہ ہو مثنوی اوس سے موزون تمام
سیر اور تواریخ پر کی نظر ۔ تو دیکھا کہ ہین مختلف ہمدگر
کیا ناگزیر اون سے کچھ انتخاب ۔ پھر اوسکو کیا نظم بہر ثواب
احادیث سی اور بھی معجزے ۔ بہت معتبر جن کے موزون کیی
ہوی مثنوی نور کی جب تمام ۔ تو نور تجلی ہوا اس کا نام
وہ سمجھی گا ہے طبع جسکی سلیم ۔ نظر کو ہی درکار چشم کلیم

بیان پیدایش نور برکت ظہور

سن ای عاشقِ روی پاکِ رسول ہوا خواہ گیسوے پاکِ رسول

کہ نورِ جنابِ رسالت مآب ظہورِ جنابِ رسالت مآب

سبب آفرینش کا عالم کی ہے یہی وجہ پیدایش آدم کی ہے

سما و سمک مہر و مہ روز و شب جو کچھ فرش سی عرش تک ہی وہ سب

نہوتی نہوتا جو حضرت کا نور اسی نور سی سب نے پایا ظہور

ہوا جب یہ منظورِ خلّاق کو کہ پیدا کری سارے آفاق کو

اوٹھی حسنِ مطلق کی رخ سی نقاب کہانتک یہ پردہ کہان تک حجاب

کیا خلق نورِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

پھر اوس نور سی سب کو پیدا کیا عجب کنزِ مخفی ہویدا کیا

روایت

روایت کتابون مین ہی یہ صریح بہت معتبر صدق آئین صحیح

کہ اک روز حضرت تھی اور جبرئیل جنابِ رسالت تھی اور جبرئیل

ادہر کی تہین باتین اودہر کا تہا ذکر نہ تشویش کوئی تھی کوئی فکر

ہوئی دُرفشان یون رسولِ امین کہ بتلاؤ ای جبرئیلِ امین

تمہاری ہی کیا عمر کتنا ہی سن ہوئی تمکو پیدا ہوئی کتنے دن

دیا جبرئیلِ امین نے جواب کہ حضرت مری عمر ہے بیحساب

خداوند عالم ہی دانا ہی حال کرون عرض تعداد وہان کیا مجال

مگر اسقدر ہی مجہی بہی خبر — کہ خلقت مری سب سی ہی پیشتر

نہ ارض وسما تہی نہ یہ مہر و ماہ — نہ یہ روز و شب نی سپید و سیاہ

مگر اک ستارہ چمکتا ہوا — نہایت ہی روشن جہلکتا ہوا

گذرتی تہی لاکہون برس اوسپہ جب — نگہ سی گذرتا تہا اک بار تب

نظر سیکڑون بار آیا مجہی — اوسی مین نی اور اوس نی پایا مجہی

سُنا جب یہ حضرتؐ نی مضمون تمام — ہوا تب یہ ارشاد خیر الانامؐ

ستارہ نہ تہا تہا وہ میرا ہی نور — کہ دنیا مین اوسکا ہوا اب ظہور

اوسی نور مقبول سے متصل — الہی ہو روشن مری چشم دل

کری شب مری روز روشن وہ نور — اوسی سی ہو تاریکی قبر دور

روایت

سُنا ہی یہ مذکور بہی جا بجا — کتابون مین بہی ہی یہ مضمون لکہا

کہ پیدا ہوا جب پیمبر کا نور — تو برسون وہ نور سراپا سرور

فضا سی تقرب مین تہا صرف طوف — ہوا ہی تقرب مین تہا صرف طوف

بساط تقرب پہ سر گرم ناز — نہ تہا ناز در پردہ تہا وہ نیاز

نظر مین تہی شان جلال وجمال — رہا سربسجدہ وہ نور ایک سال

وہ سال ایک دن جسکا دنیا کا سال — زہی قدرت قادر ذو الجلال

اسیطرح نور کرامت ظہور — رہا محو تسبیح رب غفور

پھر اوس نور سی ایک جوہر بنا
عجب جوہر فیض مظہر بنا

کمال اوسپہ چشم عنایت ہوئی
خداوند عالم کی رحمت ہوئی

کیا اوسکو دس حصّوں پر منقسم
وہ جوہر ہوا اسطرح منقسم

بنا ایک حصّے سے عرش علا
تو حصّہ ملا لوح کو دوسرا

بنایا گیا تیسرے سے قلم
کہ تہا لوح کی طرح وہ بھی عدم

اسی طرح سی حصّہ چار ہین
کہ اوس سی بنی آسمان و زمین

یہ ہین پنجمین کا بھی ہی ماجرا
کہ وہ باعث آفرینش ہوا

چھٹا سا تو ان آٹھوان اور نوان
یہ جتنی ہین حصّی وہ سب بیگمان

ہوی صرف پیدایش مہر و ماہ
اونہین سی بنی یہ سپید و سیاہ

اونہین سی بنی یہ بہشت و فلک
اونہین سی بنائی گئی سب ملک

نہم حصّہ بھی صرف جب ہو چکا
جو منظور تہا حق کو سب ہو چکا

دہم حصّہ اوسمین سے باقی رہا
ہوا اوسکی حق مین یہ حکم خدا

بنی میری محبوب کی اس سی روح
سراپا سرور و سراپا فتوح

وہان دیر کیا حکم کی دیر تھے
ہوئی خلق فی الفور روح نبی

ہوئی آفرینش جو اس روح کے
جگہ عرش کی پاس اوسکو ملی

سر عرش اعظم وہ ہوکر مقیم
ہوئی صرف تسبیح رب کریم

برس اسکو گذری جو ستر ہزار
تو کرسی کی اوسنی بڑہائی بہار

وہان بھی رہی صرفِ توحیدِ رب — رہا شغل تسبیح وتحمید رب
نہ تہا غیر تسبیح وتہلیل کام — ہزارون درود اوسپہ لاکھون سلام

روایت

روایت ہی ایک اسطرح بھی سُنی — حکایت ہی ایک اسطرح بھی سُنی
کہ پیدا ہوا جب کہ نورِ نبیؐ — عجب نور عرفان ظہورِ نبیؐ
کیی خلق خالق نے بارہ حجاب — کہ ہر پردہ تہا غیرتِ آفتاب
کسی پردی کا نام قدرت ہوا — کسی پردے کا نام عظمت ہوا
حجابِ سعادت کسی کا تہا نام — حجابِ کرامت کسی کا تہا نام
اسی طرح سے اور بھی سب حجاب — ہدایت نبوت شفاعت کی باب
ہراک پردہی مین نورِ پاکِ نبیؐ — ہزارون برس تک رہا منزوی
رہا ہر جگہ شغل تسبیح رب — ہوی ختم مدت مین پردی وہ سب
اوٹھی روی انور سی جب حجاب — ہوا جلوہ اوس حسن کا بی نقاب
تو بحرِ شفاعت مین اوترا وہ نور — برابر رہا وردِ ربِ غفور
برس اسپہ گذری جو پوری ہزار — تو وہ آیۂ رحمتِ کردگار
نصیحت کے دریا مین وارد ہوا — وہان بھی وسے شغلِ تسبیح تہا
ہوی منقضی جب برس دو ہزار — تو ساحل سی کشتی ہوی ہمکنار
ہوا غوطہ زن قلزمِ شکر مین — بنایا وطن قلزمِ شکر مین +

وہاں بھی رہا حمدِ خالق کا جوش / یہی جوش تھا اور یہی تھا خروش

وہاں سے گیا سوے عمّانِ صبر / پسند اوسکو آیا نہ حرمانِ صبر

پھر آیا سوے بحرِ جود و سخا / ہزاروں برس غرق اوس مین رہا

امانت کا دریا تھا وان سے قریب / ہوا غوطہ زن اوسمین نورِ حبیب

قرین اوس سے دریا یقین کا ملا / نکلکر وہان سے وہین جا ملا

ہوئی وان سے جب کشتی عزم پا / گیا قلزمِ حلم مین پھر قرار

جب آیا قناعت کا دریا نظر / ہوا تہ نشین اوسمین مثلِ گہر

وہان سے جو باہر نکالا قدم / لیا اک ذرا دم سنبھالا قدم

کہ بحرِ محبت تھا پیشِ نگاہ / غرض اوسمین اوترا وہ عرفان پناہ

ہزاروں برس وان شناور رہا / اوسی بحر مین مثلِ گوہر رہا

کیا اوسکا پھر سیر کر خاتمہ / کہان تھا خدائی کا یہ خاتمہ

کنارے تھی اوس بحر کی اک بساط / قدم اوسپہ رکھا بصد احتیاط

بساط ایسی تھی وہ عریض و طویل / جہان طول و عرض فلک بھی قلیل

زمین آسمان کی جو چوڑا وہ طبق / بچھائی کوئی وان ورق در ورق

نظر آئین اوس فرش پہ اسطرح / کوئی ذرہ صحرا مین ہو جسطرح

ہوا اوس جگہ نور کا جب گذر / مقامات چند آسے پیشِ نظر

مقدم مقام اوسکی توحید کا / تماشا تھا وان حق کی تفرید کا

نظر آیا عرفان کا پھر اک مقام — وہان معرفت ختم تھی لا کلام
پھر ایمان پھر اسلام کی تھی مقام — مقامات خوف و رجا تھے تمام
مقام اوسکی آگی ملا شکر کا — ملا صبر کا اوس کی آگے پتا
ملی پھر مقام خضوع و خشوع — ہزارون برس کی ہر اک سی رجوع
اسیطرح کی سات سو تھی مقام — مقام محبت یہ تھا اختتام
ہوی قطع جب یہ بھی منزل کڑی — ہوا جوش رحمت کا قسمت لڑی
ہوی ہمکلامی بھی اللہ سے — خطاب آیا کس پیار کس چاہ سے
کہ ای سید محبوب کے نور پاک — ترا ہوگا جلوہ سماک تا سماک
بتا دی یہ ای نور مین کون ہون — عیان ہون کہ مستور ہین کون ہون
یہ سنکر کیا نور نے التماس — رسا فہم تجہ تک نہ وہم و قیاس
کرون تیری تعریف مین کیا مجال — کرون تیری توصیف مین کیا مجال
جو تجکو کہون اوس سی فائق ہی تو — خداوند میرا ہی خالق ہی تو
ہوا حکم سچا ہی اے نور تو — پسند آئی ہمکو تری گفتگو
ہماری عبادت مین مصروف رہ — ہماری اطاعت مین مصروف رہ
عبادت ثمر نخل ایمان کا ہے — اطاعت گہر درج عرفان کا ہے
یہ سنتی ہی وہ نور خاص خدا — بصد شوق محو عبادت ہوا
کیا درمیان ید اللہ قیام — کڑی تھی یہ منزل مگر کی تمام

یونہین گذری ستّر ہزار اوسکو سال   کہ قائم رہا وہ علی الاتصال
کیا جوش رحمت نی یہ دیکھکر   نہال عبادت یہ لایا ثمر
کہ خاص اپنی عز و جلالت کا نور   مہ و مہر مظلم ہین جسکی حضور
خدا کی طرف سے عنایت ہوا   یہ محبوب کو تازہ خلعت ہوا
عنایت جو دیکھی یہ اوس نور نے   کیا سجدہ اوس حق کی منظور نے
کہ واجب تھا شکر عطای بلند   یہ عنوان شکر اور آیا پسند
ہوا اور منظور انظار حق   کھلے اور بھی اوسپہ اسرار حق
نماز سحر فرض اوسپر ہوئی   نہ اوسپر فقط بلکہ امت پہ بھی
اوٹھا پھر وہ نور سراپا سرور   وہ نور سعادت کرامت ظہور
مقام ایک تھا خدمت خاص کا   جسی کہتی ہین مایہ اخلاص کا
وہان آکی مشغول طاعت ہوا   بصد شوق صرف عبادت ہوا
وہان بھی برس گذری ستّر ہزار   رہا شاغل طاعت کردگار
پسند آئی محبوب کی یہ صفات   ہوا مرحمت خلعت نور ذات
کیا سجدہ پھر شکر مین اسکی بھی   نہ چھوٹی روش کوئی آداب کی
پسند آیا خالق کو اوس کا نیاز   ہوئی ظہر کے فرض اوسپر نماز
ہوا اسطرح پانچ بار اتفاق   کہ اوس نور نے باہزار اشتیاق
ادا کی خداوند کے بندگے   بصد عاجزی و سرافگندگی

ادہرسی تھی خدمت اودہرسے عطا　　ادہرسی اطاعت اودہرسے عطا
برابر ہوا خلعت اک نور کا　　سراسر ہوا خلعت اک نور کا
ادہرسی ہوا سجدہ باصد نیاز　　اودہرسی ہوئی فرض کوئی نماز
یہان تک کہ پانچون نمازین تمام　　ہوئین فرض اوسپر علیہ السلام
پھر آیا یہ فرمان رب غفور　　کہ ای میری محبوب ای میرے نور
باخلاص پڑہ اب دوگانہ نماز　　بجالا صداقت سی شرط نیاز
بتوفیق خلاق اوس نور نے　　خداوند عالم کے منظور نے
پڑہین رکعتین دو بصدق و صفا　　جو ارکان تھی وہ کیی سب ادا
ہزارون برس مین پڑہی وہ نماز　　ہوا رحمت خاص سی سرفراز
خطاب آیا ای نور عزوجلال　　پسند آئی ہمکو یہ طاعت کمال
جو انعام اب ہم سی تو کر طلب　　کمی ہی یہان کیا ابھی دین وہ سب
ہوا خوش بہت اسکو سنکر وہ نور　　کیا التماس ای خدای غفور
مجھے تیری توفیق سے ہے یقین　　کریگا مجھی خاتم المرسلین
جو امت کہ ہوگی مری مقتدی　　نمازین یہ سب ہونگی فرض اوسپہ بھی
بشر ہونگی وہ اونسی ہوگا قصور　　پڑیگا قدم راہ سی دور دور
سو مین چاہتا ہون کہ ای میرے رب　　عطا مجکو جو کچھ ہوا ہی وہ سب
ثواب قعود و ثواب قیام　　ثواب تشہد ثواب سلام

گنہگار امت کو میری ملے ‏ سیہ کار امت کو میری ملے
معاصی پہ اونکی نظر کچہ نہو ‏ خطاؤن سی اونکا ضرر کچہ نہو
نہو بازپرس اون سے روز حساب ‏ کشادہ رہی اونپہ رحمت کا باب
خطاب آیا ای نور خاص خدا ‏ جو کچہ تونی مانگا وہ ہمنے دیا
دعا ہم کو تیری پسند آ گئے ‏ تری بندگی کی ادا بہا گئے
بہت خوش ہوی تیری خواہش سے ہم ‏ یہی چاہیے ای شفیع امم
بڑی شکر کی ہی حقیقت مین جا ‏ کہ ایسا پیمبر خدا اسنے دیا
کیا دفع ہمسے ہمارا ضرر ‏ شفاعت گناہون سی کی پیشتر
ہمین بھی ہی لازم کہ لیل و نہار ‏ درود اوسپہ بھیجین ہزاران ہزار

بیان معجزۂ درستی استخوان شکستہ

صحیح بخاری مین مذکور ہی ‏ روایت صحیح اور مشہور ہے
برا ابن عازب ہی راوی کا نام ‏ سند راویون مین ہی اونکا کلام
کہ جسوقت عبد اللہ ابن عتیک ‏ جو حضرت کی انصار مین تھی شریک
گڑہی فتح کرکے پھری شاد شاد ‏ ہوا قتل ابو رافع بد نہاد
اوترنی مین زینی سی پہسلا قدم ‏ گری چوٹ آئی ہوا سخت الم
ہوئی ساق پا ٹوٹ کر چور چور ‏ مگر وان سی بڑہنا تھا آگی ضرور
وہین پیچ دستار کی کہولکر ‏ لپیٹی کئی گسکی اوس چوٹ پر

بمشکل اوٹھایا وہان سے قدم — کہ ہمراہیون سی ہو چلکر بہم
گرا اسو جگہ راہ مین پا سے مرد — اوٹھا اسطرح جیسی اوٹھتا ہی درد
اذیت تھی ہرچند اوسکو بڑی — مگر چل کی طی کی وہ منزل کڑی
جماعت مین اپنی جو پہونچا دلیر — چلا اسطرح جیسی چلتا ہی شیر
خیال اوسکو آتا تہا یہ بار بار — کہ حضرت کو ہوگا مرا انتظار
ہوئی طی بہت جلد وہ راہ دور — ہوا حاضر آیا نبی کے حضور
جو گذرا تہا سب کچہ کیا التماس — کہا سنکے حضرت نے آ میری پاس
کوئی لحظہ میری قریب آکی بیٹہ — تکلف نکر پانون پہیلا کے بیٹہ
بمجبوری اوس نے بڑہایا قدم — دہرا آپنے اوسپہ دست کرم
کیا مس جو اوس جا سی مجروح کو — چہوا ہاتہ سی پای مجروح کو
معاً وہ اذیت ہوا ہو گئے — مٹا درد سارا شفا ہو گئے
یہ کہتی تھی عبداللہ بن عتیک — ہوئی ہڈی ٹوٹی ہوئی ایسی ٹہیک
کہ گویا کبہی چوٹ کہائی نہ تھی — کوئی مین نے تکلیف اوٹھائی نہ تھی
نہی دست معجز پرست رسول — ہوئی رنج مین جس سی راحت حصول
خوشا سر ہو جس پر وہ دست کرم — رہی راہ ایمان مین ثابت قدم
الٰہی جب آئی وہ دن ہولناک — مرا ہاتہ ہو اور دامان پاک

معجزہ برکت دست مبارک

روایت یہ فرماتی ہیں بیہقی — نہ مانی جو اسکو ہی بیشک شقی
صحابہ میں تھی آپ کے حنظلہ — بڑی صاحب عزم و ذی حوصلہ
زبس شفقت اونپر تھی مدنظر — چھوا ہاتھ سے ایکدن اونکا سر
اوسیوقت کی اونکی حق میں دعا — دعا کیا وہ تھی ناوک بے خطا
ہوا اوس توجہ کا ایسا اثر — کہ وہ ہو گئے خود سراپا اثر
یہانتک کہ ہوتا تھا جسکو ورم — تو کرتا تھا مس وہ سر محترم
اوسیوقت ہوتی تھی صحت اوسے — نہ رہتی تھی کوئی اذیت اوسے
کبھی تجربہ یہ بھی حاصل ہوا — ورم تھن سے بکری کی زائل ہوا
زہی فیض دست رسول انام — علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

معجزۂ برکت دست شریف آنحضرت

روایت نہایت یہ ہے معتبر — کہ زخمی ہوئے عائذ بن عمر
جو چہرہ تھا اونکا لہو سے بھرا — اوسی پونچھتے جاتے تھے مصطفا
ہوئی جب وہ اچھے بڑی اونکی قدر — جبین اونکی روشن ہوئی مثل بدر
یہ دست مبارک کا دیکھا اثر — کہ وہ نور باقی رہا عمر بھر

بیان معجزہ بینائی چشم نابینا

کیا معجزہ بیہقی نے رقم — جسے ثبت کرتا ہے میرا قلم
یہ راوی ہیں عثمان بن حنیف — کہ لاحول اونکی ہی شیطان کو سیف

که اک شخص آنکهون سی معذور تها — نظر کچهه نه آتا تها مجبور تها
رها برسون اس رنج سی سر بسنگ — گیا پیش حضرت بهت هو کی تنگ
یه کی عرض ای شاه هر دو سرا — کهلین آنکهین وه مجکو ایسی دعا
کها آپ نی پهلی کر کی وضو — باخلاص دو رکعتین پڑه لی تو
پهر اک مختصر سی بتائی دعا — که اسطرح خالق سی کر التجا
یقین هی که کهل جائین آنکهین تیری — ابهی روشنی پائین آنکهین تری
کیا حکم پر اوس نی فوراً عمل — که هو دور آنکهون سی ساری خلل
دعا پڑهتی هی دونون آنکهین کهلین — دعائین بهت اوسنی حضرت کو دین
حدیثون مین وارد هی یه جابجا — که اکسیر هی نفع مین وه دعا
یه ممکن نهین شعر مین نظم هو — رقم حاشیے پر هی دیکهو پڑهو
لب اسکی قرارت مین جسکا هلی — خدا اسی جو مانگی وه اوسکو ملی
زهی شان حضرت جو فرما دیا — جسی وقت حاجت جو بتلا دیا
قیامت تک اوسمین وهی هی اثر — اوٹهاتی هین فیض اوس سی جن و بشر

بیان معجزه شفای مرض چشم

هی ابن ابی شیبه کا یه بیان — روایت صحیحه سی یه بی گمان
صحابه مین حضرت کی تها اکمرد — بهت نیک خو اور بهت نیک مرد
هوا باپ کو اوسکی لاحق یه غم — پڑی دونون آنکهون مین پهلی بهم

نہ باقی رہا کچھ بھی نورِ نگاہ	گیا ہو کے مجبور نزدیک شاہ
کہ حضرت کریں میری حق مین دعا	مجھی اس مرض سی ہو حاصل شفا
کیا آپ نے پڑھ کی کچھ اونپہ دم	معاً کھل گئین دونون آنکھین بہم
نہ پہلی کا باقی رہا کچھ اثر	ہوئی زندگی کس خوشی سی بسر
یہ کہتا ہی وہ راوی خوشخصال	کہ آنکھون سی دیکھا ہی مین نے حال
کہ اسّی برس کا تھا جب اونکا سن	بصارت کی قوت سی تھی رات دن
نگہ تیز تھی صبح ہو خواہ شام	پرونی تھی سوزن مین ڈورا مدام

معجزہ درستی چشم مجروح

روایت یہ ہی بیہقی سے صحیح	کتابون مین لکھی ہوئی ہی صریح
قتادہ جو بیٹے تھے نعمان کے	اُحد کی لڑائی مین جسدم لڑے
فراہم جو تھے کور باطن شدید	کسی کی کمان سی چلا کوئی تیر
در آیا وہ تیر آنکھ مین اسقدر	نکل کر پڑی آنکھ رخسار پہ
جناب رسول خدا اُنے کہا	کہو تم تو حاصل ابھی ہو شفا
جو قطع نظر آنکھ سے تم کرو	عوض صبر کے حق سی فردوس لو
وہ بولے کہ ای شاہ دنیا و دین	عزیز آنکھ سی ہی بہشت برین
مگر دل ہے یاں چشم ہونے سی تنگ	کہ اس نام سی مجھکو آتا ہے ننگ
درست آنکھ بھی میری کر دیجیے	دعا پھر فردوس بھی کیجیے

زہی خلق و فیض رسالت مآب
دعا سی شفا کی ہوی مستجاب

ہوا یہ شفا بخش دستِ رسول
کہ فوراً ہوئی اونکو صحت حصول

یہ تہا فیض حضرت کا اونی ظہور
دو چند ان ہوا اوسمین پہلی سی نور

پہر اونکی لیی آپ سنے کی دعا
کہ جنت بہی ہوا اوسکو یارب عطا

زہی شانِ انعامِ محبوبِ حق
زہی ہمتِ عامِ محبوبِ حق

کہ دنیا کی بہی عیب سی دی نجات
کیا داخلِ خلد بعدِ ممات

بیان معجزۂ شفای درد

بیان کرتے ہین یہ جنابِ امیرؓ
سپہرِ امامت کی بدرِ منیر

ہین اک بار ایسا ہوا درد مند
کہ جینی سے مرنا تہا مجکو پسند

ہوا حاضر اوسوقت حضرت کے پاس
خدا سی یہ کرتا ہوا التماس

کہ یارب جو آئی ہو میری اجل
تو آج آہی ہو آنی والی جو کل

جو یہ درد اوٹہا ہو پی امتحان
تو دی صبر بہی ای خدای جہان

اذیت سی دی جلد مجکو نجات
کہ ہی ارحم الراحمین تیری ذات

سُنا جب یہ حضرت نی کہنا مرا
کہا پہر کہو کیا یہ تمنے کہا

کہا تہا جو مین نے کہا پہر سبہی
یہ سُنکر دعا ایسی حضرت نے کی

کہ فوراً ہوئی مجکو حاصل شفا
کبہی پہر نہ وہ درد مجکو ہوا

دعا دین جسی آپ جبکین نصیب
کہان درد رہتا ہے پیشِ طبیب

تکلم مین عیسی کا انداز ہے	طبابت نہین ہی یہ اعجاز ہے

معجزۂ شفای گنگ

یہ ابن ابی شیبہ کا ہے کلام	سُنا ام جُندُب سی اوسنی تمام
قبیلی مین خثعم کی عورت تھی ایک	کہ تھی عورتون مین نہایت وہ نیک
وہ آئی جناب رسالت کی پاس	یہ دیکھا جو پہونچی وہ حضرت کے پاس
کہ ساتھ اوسکی لڑکا تھا اک خردسال	مگر گنگ تھا تھی زبان اوسکی لال
ہوی اوسکی صحت کی حضرت کفیل	کہ اک ظرف سی شہ نی آب قلیل
لیا منہ مین کی کلی اوس طفل پر	دہان و لب اوسکی ہوی اوس سے تر
پھرا اوس آب مین دہوی ہاتھ آپنے	غسالہ دیا اوسکی مان کو کہ لے
پلادی ابھی اسکو جتنا بچے	لگادی وہ آنکھون مین جو کچھ بچی
کیا اوس نی ویسا ہی جیسا تھا حکم	وہ لڑکا جو خلقت مین تھا صم و بکم
طلاقت سے تقریر کرنے لگا	فصاحت کا دم دم مین بھرنے لگا
ہوا عقل و دانش مین مشہور دہر	وہ ضرب المثل ہو گیا شہر شہر
تکلف نہین گنگ نی کی جو بات	کہ آب دہن تھا وہ آب حیات

معجزۂ شفای مجنون

روایت ہی یہ ابن عباسؓ سے	حکایت ہی یہ ابن عباسؓ سی
کہ اک عورت آئی حضور رسول	بہت غم رسیدہ نہایت ملول

لیے اپنی بیٹے کو ہمراہ تہی ‌‌ ‌‌ مگر ہر قدم نالہ تہا آہ سے تہے
کہ فرزند تہا مبتلای جنون ‌‌ ‌‌ سوار اوسکے سر پہ بلاے جنون
دہرا آپنے اوسکے سینے پہ ہاتہ ‌‌ ‌‌ تو ستے آگہی ہاتہ دہرنے کے ساتہ
عجب پیٹ سے نکلی کالے بلا ‌‌ ‌‌ نہ تہی ستے خدا نے نکالی بلا
یہ کہتا ہے راوی کہ بی اشتباہ ‌‌ ‌‌ بلا تہی وہ کتی کا پلا سیاہ
نکلتی ہی اوسکی وہ اچہا ہوا ‌‌ ‌‌ بلا ٹل گئی مردہ زندہ ہوا
جو ہاتہ ایسا ضیغم لگای اوسے ‌‌ ‌‌ بلا بنکے سگ کیا ستای اوسے

معجزہ زندہ شدن مردہ

بیان کرتی ہین یون جناب انس ‌‌ ‌‌ سند ہین نکر اسکی کچہ پیش و پس
کہ انصار حضرت مین تہا اک جوان ‌‌ ‌‌ ہوئی جان جب تن سی اوسکی روان
ہین اوسکی سرہانی جو موجود تہا ‌‌ ‌‌ تن مردہ پر ہین سنے ڈالی ردا
تہی آنکہون سی معذور جو اوسکی ماں ‌‌ ‌‌ کہلا اوسپہ جسدم یہ راز نہان
وہ رو رو کی فریاد کرنے لگی ‌‌ ‌‌ ہوا جان پہ صدمہ مرنے لگی
کہا ہاتہ اوٹہا کر کہ ای میرے رب ‌‌ ‌‌ عیان تجہ پہ ہین راز عالم کے سب
نہین تجہ پہ مخفی کہ یہ موسفید ‌‌ ‌‌ بڑہاپی مین رکہتی نہ تہی یہ امید
کہ فرزند مرجای میرا جوان ‌‌ ‌‌ مٹی نام میرا ہین ہون بی نشان
یہ امید تہی وقت ہجرت سے مجہے ‌‌ ‌‌ کہ پیش آئیگی جو مصیبت سے مجہے



کریگا مدد میری تیرا حبیب | نہو داغ یارب یہ مجکو نصیب

کیا یون جناب انس نے عیان | مین سنتا تہا یہ اوسکا سارا بیان

کہ ناگاہ زندہ وہ مردہ ہوا | شگفتہ وہ نخل فسردہ ہوا

ہوئی اوسکو صحت اوٹہا ایک بیک | مرض کیا نہ باقی رہا ضعف تک

نہ دم بھر بہی اوسنے تامل کیا | مری ساتہ کہانا تناول کیا

یہ در پردہ اعجاز حضرت کا تہا | کہ چاہی جو امداد وقت دعا

خدا نے سعاً وہ دعا کی قبول | زہی فیض نام جناب رسول

نہین اسمین شک ہی یہ ایمان کی بات | کہ ہی نام حضرت کا آب حیات

توجہ جو محبوب یزدان کرین | مسیحائی امت کی ٹڑہیان کرین

معجزہ گواہی دادن مردہ برسالت آنحضرت

یہ راوی ہین نعمان ابن بشیر | روایات ہین اونسی مروی کثیر

کہ انصار حضرت مین تہی ایک مرد | بڑی پاک باطن بڑی نیک مرد

تہی کنیت بن خارجہ زید نام | صفات اونکی ممدوح ہر خاص و عام

اجل اونکی جب آئی پائی وفات | مٹا لوح ہستی سی نقش حیات

وہ تہا وقت مغرب قریب عشا | کہ گہر مین ہوا اونکی ماتم بپا

بہرا تہا عزیز و اقارب سی گہر | بہت عورتین نوحہ خوان لاش پر

صدا دفعتہً آئی اوس لاش سے | نہ چلائی اب کوئی بس چپ رہے

وہ آواز سنکر ہوی سب خموش | لگی سننی سرتا قدم ہو کی ہوش
کیا زید نے اوس گھڑی یہ کلام | کہ برحق ہین بیشک رسول انام
بلاریب ہین خاتم الانبیا | بھی لوح محفوظ مین ہے لکھا
یہ کہکر کہا سچ ہے قول رسولؐ | مگر یہ کہا سچ ہے قول رسولؐ
صحابہ کی پھر اوس نی تعریف کی | مناسب تھی جو کچھ وہ توصیف کی
یہ کہکر خطاب اوسنی پھر یون کیا | کہ تجھ پر سلام ای رسولؐ خدا
یہ مضمون جو کہکر وہ چپکی ہوے | تو مردہ نظر آی جیسے کہ تھے
ہی یہ بھی تو اعجاز خاص نبی | گواہی رسالت کی مردی نے دی

معجزہ برکت دعای حضرتؐ

انسؓ کرتے ہین حال اپنا بیان | کہ ہمراہ لیکر مجھے میری مان
ہوئین حاضر بزم خاص جناب | رسالت مآب و نبوت مآب
کہا آپ سی اس طرح التماس | مین اسوقت آئی ہون حضرت کے پاس
کہ حضرت کا اسنے ملازم انسؓ | ملازم کا کیا ذکر خادم انسؓ
دعا کا ہے حضرت کی امیدوار | مناسب ہے ای آیۂ کردگار
دعا کثرت مال و اولاد کے | کرین آپ خادم کے حق مین ابھی
یہ سنکر ہوی آپ یون درفشان | کہ ای خالق و رازق انس و جان
انسؓ کو بہت مال و فرزند دی | دیا ہی جو کچھ اوس سی دہ چند دے

انس کہتی ہین کہا کی حق کی قسم — مرا مال بڑہتا گیا دمبدم
ہوئی کثرت اولاد کی اسقدر — ہوا اون سی معمور وآباد گہر
مری بیٹے اور سب مری بیٹیان — اور اولاد اون سب کی خرد و کلان
گنون ہین تو ہوتی ہین سو کے قریب — کسی کو ہوتی ہی ایسی دولت نصیب
یہ بات ابن جوزی سی منقول ہی — بیان جسکا عالم کو مقبول ہے
کہ دوبار پہل لاتی تہی ہر برس — درختان انگور یہ باغ انس رض

روایت مشتمل اصابت رای آنحضرت صلعم

سنا ہی کہ جب کعبہ محترم — قریشی بنانے لگے سب بہم
کہ سیلاب سے اوسکی پہلے بنا — شکستہ نظر آتی تہی جا بجا
کبہی ہمدگر ہوتی تہی کچہ نزاع — نکرتا تہا ایک ایک کا اتباع
یہانتک کہ جب بن چکا وہ مقام — ہوئی اوسکی تعمیر بالکل تمام
لگی بحث کرنی سب اسمین بہم — دہرین سنگ اسود کو کعبے مین ہم
شرافت پہ تہا ناز ہر ایک کو — نجابت پہ تہا ناز ہر ایک کو
شرف کا تہا اپنے حسب کو خیال — لگا ایک سی ایک کرنے ملال
پس از بحث آپسمین ٹھہری یہ بات — گذر جانے دو ایک دن ایک رات
جو کل صبح مسجد مین رکھے قدم — جو ہووے آئے اوسکی وہی ہو حکم
خدا کی یہ قدرت کہ وقت سحر — مقدم گئی سب سے خیر البشر

قریش آپ کو دیکھکر خوش ہوے　　بیان حال سارا کیا آپ سے

کہا آپ اس امر مین ہین حکم　　جو کچہ حکم ہو وہ بجا لائین ہم

ہر اک کی یہ مرضی کہ سب مجہسے کہین　　ہر اک چاہتا تہا مجہے حکم دین

وہ عقل آپ کو حق نے کی تہی عطا　　کہ کرتی نہتی وہ کسی جا خطا

کیا فیصلہ آپ سے طرفہ تر　　کہ راضی ہوی سب ہوا دفع شر

کہا بحث بیجا نہ اسمین کرو　　وہ سنگ ایک چادر مین پہلی دہرو

قبیلے یہ جتنے ہین اونمین سے ایک　　چنا چاہی وہ جو کہ ہو سب سی نیک

جب اسطرح چند آدمی چہٹ چکین　　تو جتنی قریشی ہین سب اذن دین

کہ چادر کو وہ آدمی تہام کر　　چلین جانب کعبہ لیکر حجر

اسی طرح پہونچین قریب حرم　　اوتارین وہان اور یہ سوچین ہم

کہ لاتی ہین اوسکی ہوی سب شریک　　اوٹہانی مین اوسکی ہوی سب شریک

شرف ایک سا سب کو حاصل ہوا　　سعادت مین ہر ایک داخل ہوا

رہا نصب کرنا اوسے بر محل　　سو تدبیر اوسکی یہ ہے بے خلل

کہ تم سب کرو مجہکو اپنا وکیل　　کرون نصب ہو کر تمہارا وکیل

نہ لای کوئی تم مین سے دلمین فرق　　نہین کچہ وکیل و موکل مین فرق

یہ وہ مشکل ہے جسمین سب آدمی　　ہوی مستفیض اوسکی رکہنے سی بہی

قریشی یہ سنکر ہوے شادمند　　کہ یہ فیصلہ سب کو آیا پسند ٭

سنی جنگ حضرت جو قاضی ہوے	مخالف تھی جتنی وہ راضی ہوے
اسی پر کیا سب نے آخر عمل	رہی اونہین باقی نہ جنگ و جدل

مناجات خاص

الٰہی جو نورِ تجلی پڑہے	ضیا آنکہ کی نورِ دل کا بڑہے
کہ ذکر اسمین ہے تیری محبوب کا	تری طالب اور تیری مطلوب کا
پڑہین اسکو جس بات کے واسطی	مرض یا بلیات کے واسطے
ہر دست بر آسے وہ مدعا	معاً دور ہو جاسے رنج و بلا
دوا ہو یہ ہر درد کے واسطے	شفا ہو زن و مرد کے واسطے
جو پڑہ کر ین اسکو لڑکو نپہ دم	بو ڑہا پی تک اونکو نہو کوئی غم
بلا دفع ہو اس سی آفاق کی	شفا ہو ہوا اس کی اوراق کی
جمی اسقدر رنگ تاثیر کا	کہ ہر شعر نسخہ ہو اکسیر کا
یہ جس شہر مین ہو الٰہی وہ شہر	نہو مورد شر و آفات دہر
یہ جس گہر مین ہو اوسمین برکت رہے	ضرورت سی ساکن ہی برکت کی رہے
بیان اسمین حضرت کی ہین معجزی	جناب رسالت کی ہین معجزی
یہ اون معجزون کا ہو یا رب اثر	رہین سب مکین شاد و آباد گہر
مدام آفتِ آسمانی سے حفظ	ہمیشہ ہوا آگ پانی سے حفظ
کری صدق نیت سی جو اسکو ورد	فلاکت نہ پہٹکی کبہی اوسکے گرد

جو قیدی پڑھی قیدسی ہو نجات	بحق محمد علیہ الصلوٰت
ملی اسکے قاری کو اجر عظیم	گنہ بخشدی اوسکی سب ای کریم

استدعای مصنف

جو بندی ہین اللہ کی حق شناس	یہی اونکی خدمت مین ہی التماس
کہ جبوقت اسے پھر مطلب پڑہین	ورق دو ورق اسکی یاسب پڑہین
تو واجب ہی اول کرین وہ وضو	مناسب ہی پھر بیٹھنا قبلہ رو
پڑہین آپ کی روح پہ فاتحہ	کہ ہے شرط پھر اثر فاتحہ
شریک اوسمین سب انبیا کو کرین	ائمہ کو اور اولیا کو کرین
اسی طرح حضرت کے اصحاب کو	اسی طرح ازواج واحباب کو
پھر ان سب کے پیچھے ہے یہ بھی ضرور	کہ سو بار گن کر پڑہین یا غفور
کرین ہاتہ اوٹھا کر سوے کبریا	گنہگار بندون کی حق مین دعا
خصوصاً وہ عاصی سراپا گناہ	کہ ہر دم ہی اللہ سے عذرخواہ
وہ تصنیف ہی جسکی یہ مثنوے	وہ تالیف ہی جسکی یہ مثنوے
امیر احمد اوسکا ہی مشہور نام	ہزار آفتون مین گھرا ہی مدام
غرض اسطرح جب دعا کر چکین	دعا کی سب آداب ادا کر چکین
تب اسکو پڑہین مدعا کے لیے	یہ بھولان نہ چھوٹی خدا کی لیے
یہ ترتیب پھر اثر شرط ہے	نہون اس سی غافل خبر شرط ہی

مناجات عام

الٰہی اکیلے گنہگار ہون — خدایا خدایا سیہ کار ہون
ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام — نہین کام کی میری جتنی ہین کام
خطا ہر نفس کجروی دمبدم — رہ راست بھولا ہوا ہر قدم
شب عمر غفلت مین آخر ہوئی — مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
گناہون نی گھیرا ہے مجھے اسطرح — گھری نقطہ پرکار مین جسطرح
سیاہی گناہون کی جاتی نہین — یہ شب صبح ہونی کو آتی نہین
روان قافلہ کیا مین باندہون کمر — نہین کچھ مرے پاس زاد سفر
نہ زر کا سہارا نہ کچھ زور کا — قضا سر پہ ہے سامنا گور کا
نہ روزہ نہ ہی ٹھیک میری نماز — جز اندیشۂ خام و حرص دراز
گرفتار جرم و خطا ہر نفس — ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس
گناہون کا انبوہ ایسا ہوا — جدا مجھسے کثرت مین تقوی ہوا
جو بعد تجسس ملی سبھے کہین — کبھی مجھکو دہوکا ہوا ہین نہین
ہوئی مفت برباد عمر عزیز — نہ آئی مجھی نیک و بد مین تمیز
کشاکش مین یہ جان رنجور ہے — زمین سخت ہے آسمان دور ہے
قضا گھات ہر دم لگائی ہوئی — غم گور پہلو دبائے ہوئے
جسی دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہی — جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے

عدو ہین مری خود مری دست و پا
گواہی بھی دین گے روزِ جزا

ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا
ہہ سب اپنی مطلب کے ہین آشنا

خلافِ طبیعت اگر بات ہو
کسی کو نہ پاس ملاقات ہو

تری ذات بندی کی تنہا شریک
تری شان ہی وحدہ لاشریک

کرم ای خداوندِ چرخ و زمین
تری ذات ہی ارحم الراحمین

الٰہی مرا تجہ پہ کچہ حق نہین
سزاوارِ بخشش ہین مطلق نہین

مگر تجکو کہتی ہین سب ای کریم
لطیف و ودود و غفور و رحیم

مرا روزِ محشر نہ خالی ہو ہاتہ
جو دنیا سی اوٹہون تو ایمان کی ساتہ

مجہی دیکی عزت پشیمان نکر
دیا ہی جو خلعت تو عریان نکر

سزاوارِ ذلت ہون ہین لاکلام
نہین عذر کا اسمین کوئی مقام

ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو
گناہون کی میری نہ پاداش ہو

مگر تجہسے امید ہے یا کریم
لڑکپن سے سنتا ہون تجکو رحیم

ہین عاصی ترا نام غفار ہے
مگر فاش پردہ کہ ستار ہے

ترا عفو عصیان سی ہمدوش ہی
عطا پاش ہی تو خطا پوش ہی

الٰہی بحقِ رسولِ کبیر
الٰہی بحقِ جنابِ امیرؑ

الٰہی باصحابِ خیر الوریٰ
الٰہی بانصارِ شاہِ ہدا

بپی انبیا و بپی اولیا
بپی اتقیا و بپی اصفیا

گنہگار ہے ایک جز و ضعیف
حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف

بدن میں ہی رعشا تری خوف سے
لرزتے ہیں اعضا تری خوف سے

نہ میری جرم و خطا پر نظر
رہی اپنی لطف و عطا پر نظر

کرم سی یہ روی سیہ کر سفید
دکہا ہی شب یاس صبح امید

بلاؤں میں تیری طرف دمیان ہو
جو مشکل پڑی مجھ پر آسان ہو

دم نزع کلمہ پڑہوں دمبدم
رہوں دین حق پر میں ثابت قدم

شیاطین اگر آئیں بہر فتور
کروں تیغ لاحول سی اونکو دور

نہ پہسلوں کڑی نزع میں سہکی میں
سنبہلتا رہوں یا علی کہہ کی میں

فرشتی جو آئیں دم احتضار
نہ کانپوں رہی دل مرا استوار

جدا تن سے ہو جان تو اس طرح
نکلتی ہی پہولوں سی بو جس طرح

لحد تک جو لیجائیں بیجان بدن
مری اقربا بعد غسل و کفن

پس دفن پیش آے راہ مہیب
نہ یاور نہ ہمدم میں تنہا غریب

نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت
شب تیرہ و تار ہنگام سخت

ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
نہوں استخوان بدن چور چور

فرشتی وہ آنکہیں نکالی ہوے
غضب گرز آتش سنبہالی ہوے

مقام تلاطم مہیا عذاب
نہ طاقت ہی میری کہ دوں میں جواب

مدد کو عنایت سی احمد کو بہیج
خدایا خدایا محمد کو بہیج

جواب اونکو وہ میری جانب سے دین — رہا ہون زبان سی جو سنتے کہین
اشاری سی اونکی ہو میری نجات — گزارہ ہی رحمت مین اتنی ہی بات
محمد کی فیض قدم سے لحد — چمن ہو چمن المدد المدد
قیامت مین بھی مشکل آسان کر — گنا ہون پہ میری نہ کچہ دہیان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کی بند — سوا نیزی پر آفتاب بلند
قیامت کی سوزش غضب کا تعب — پسینی مین ڈوبی ہوئی خلق سب
ڈری کیون نہ انسان کی کیا انبساط — وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط
موکل اودہر گرز تولی ہوے — جہنم ادہر منہ کو کہولی ہوے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا — سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز — دلون مین طپش آتش خانہ سوز
دم تیغ پر پانو ڈر کا محل — سنبہالی جسی تو وہ جای سنبہل
تری خوف سی گم رسولون کی ہوش — سوای محمد دو عالم خموش
سر پاک سجدی مین تیری حضور — زبان پر یہ جاری کرم ای غفور
آگی یہ جب پیش ہو مرحلہ — جرس وار نالان ہو ہر قافلہ
مین عاصی نہون قیدی دام غم — محمد کا صدقہ کرم کر کرم
عدالت مین میرا گزارہ نہین — فقط عفو یا ارحم الراحمین
جو ہون وزن اعمال خفت نہو — مری اہل محشر مین ذلت نہو

بچھا ایسی لطف و کرم کی بساط
کہ آسان کروں طی میں راہِ صراط

دمِ نزع پر پاؤں قائم رہیں
غلامِ محمدؐ ہے یہ سب کہیں

گزر جاؤں مشکل مقاموں سے میں
کہ ہوں مصطفیٰ کی غلاموں سے میں

شفاعت سے احمدؐ کی بیڑا ہو پار
رہوں تیری سائی میں پروردگار

عنایت ہو تیری نبیؐ کی مدد
کہ جنت میں پاؤں مقامِ ابد

امیدِ سیہ رو کی ہے التجا
کہ ماں باپ میری عزیز اقربا

تری سایۂ عاطفت میں رہیں
تری سایۂ مکرمت میں رہیں

رہوں زندگی بھر میں عزت کی ساتھ
بسر ہو مری عمر حرمت کی ساتھ

اسی ہے تری ہاتھ سے آبرو
پھرانا نہ مجھکو کسے کو بکو

رہی حاجتوں میں یہ دل مستقیم
کسی کا نہ محتاج ہوں یا کریم

کٹی سہل راہِ حیات و ممات
براے محمدؐ علیہ الصلوٰت

